بیبی مریم

پر

محمد شیخ

کا

Hermaphrodite

کا

محمد شیخ کیا کہتے؟

محمد شیخ اپنے ایک لیکچر میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے کہ:

بیبی مریم علیہ السلام Hermaphrodite تھی--- یعنی ان میں (معاذ اللہ)

دونوں جنسی اعضاء موجود تھے--- اور اس طرح وہ اپنے ہی ایک جنسی عضوا سے دوسرے جنسی عضوا کو fertilized کر سکتی تھی--- اور اس طرح ہوا---

یہ لیکچر آپ یوٹیوب پر اس لنک پر جاکر دیکھ سکتے---

https://www.youtube.com/watch?v=L5ODbRvx1M4

اس لیکچر میں بیبی مریم علیہا السلام کی واضح توہین ہے۔

محمد شیخ اپنا یہ مفروضہ / Hypothesis ایک چھوٹی ضمیر "فیہ" سے اخذ کرتے۔ یعنی ہی ضمیر مذکر کی ہے، مونث کی نہیں اس لیے اس چھوٹی ایک ضمیر سے کہ ایک جگہ "فیہ" آیا ہے اور "فیھا" نہیں آیا--- اس لیے محمد شیخ نے سمجھا بیبی مریم ہرموفروڈائیٹ تھی----

اس گرامر کی باریک بینی پر ہم بعد میں آتے ہیں۔

پر پہلے قرآن کی کچھ آیات چیک کر لیتے:

.

جب کہا عمران کی بیوی نے کہ اے میرے ربّ ! جو بچہ میرے پیٹ میں ہے اس کو میں تیری ہی نذر کرتی ہوں ہر ذمہ داری سے چھڑا کر پس تو اس کو میری طرف سے قبول فرما ! یقیناً تو سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا ہے۔(آل عمران، 35)

پھر جب اس نے جنا تو اس نے کہا اے میرے رب، میں نے تو لڑکی کو جنا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ اس نے کیا جنا ہے اور لڑکا نہیں ہوتا لڑکی کی مانند اورمیں نے اس کا نام مریم رکھاہے ---- (آل عمران، 36)

دنیا میں جب کوئی بھی بچہ پیدا ہوتا ہے تو، بغیر کسی تردد کے، سب سے پہلے اس کی جنس چیک کی جاتی۔۔۔ کہ آیا لڑکا ہے یا لڑکی۔۔۔۔

اوپر کی آیت (36) بہت واضح طور پر بتا دیتی۔۔۔ بیبی مریم لڑکا تھا یا لڑکی!؟

حقیقت تو یہ ہے کہ ۔۔۔ یہ بحث یہیں پر ختم ہوجاتی۔

اور محسوس ایسے ہوتا جیسے ۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت قرآن میں رکھی ہی اس لیے تاکہ آگے آنے والے لوگ اسی طرح کی الٹی سیدھی باتئیں بنائیں گے، بیبی مریم علیہ السلام کے بارے میں ۔۔۔ اس لیے اللہ نے آیت ہی دیدی۔۔۔ کہ اُن کی ماں نے جب جنا تو حیرت سے بولی "یہ تو لڑکی ہے"۔۔۔ کیونکہ وہ expect کر رہی تھی کہ لڑکا ہوگا، کیونکہ انہوں نے نذر مانی تھی۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اللہ کو خوب بتا ہیں اس نے کیا جنا ہے!

محمد شیخ اپنے لیکچر میں "جوڑے" والی آیات کو بھی دلیل کے طور پر پیش کرتے، کہ اللہ نے ہر چیز جوڑے سے بنائی تو اس لیے یہاں بھی جوڑا ہونا ضروری ہے۔۔۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے نارمل قانون میں ہر چیز جوڑے سے بنائی ہے۔۔۔ پر محمد شیخ بھول گئے کہ اللہ کے قانون میں کئی جگہ استثناء بھی آتا ہے۔۔۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتے:.

اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَہٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ۵۹ (آل عمران، 59)

اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے کہ اللہ نے اسے مٹی سے پیدا کیا اور حکم دیا کہ ہوجا اور وہ ہوگیا۔

مزید جیسے کہ حضرت یونسؑ کی قوم استثنائی طور پر عذابِ الٰہی سے بچ گئی۔۔۔

فَلَوۡلَا کَانَتۡ قَرۡیَۃٌ اٰمَنَتۡ فَنَفَعَہَاۤ اِیۡمَانُہَاۤ اِلَّا قَوۡمَ یُوۡنُسَ ؕ (یونس، 98)

پھر کیا ایسی کوئی مثال ہے کہ ایک بستی عذاب دیکھ کر ایمان لائی ہو اور اُس کا ایمان اس کے لیے نفع بخش ثابت ہوا ہو؟ یونسؑ کی قوم کے سوا۔

گرامر

اب باقی رہ گئی گرامر والی بات:

وَمَرۡيَمَ ابۡنَتَ عِمۡرٰنَ الَّتِىۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا **فِيۡهِ** مِنۡ رُّوۡحِنَا۔ (تحریم، 66:12)

اور عمران کی بیٹی مریم، جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی، پھر ہم نے **اس میں** اپنی روح پھونک دی۔۔۔

وَالَّتِىۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا **فِيۡهَا** مِنۡ رُّوۡحِنَا ۹۱ (انبیاء، 21:91)

'اور وہ خاتون جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی۔ ہم نے **اس کے اندر** اپنی روح سے پھونکا۔

(یہ دو آیات ہیں جس میں ایک میں "فیه" آیا، دوسرے میں "فیھا"۔۔۔ اردو کے حساب سے تو کوئی فرق نہیں پڑتا، پر عربی کے گرامر کو باریک بینی سے اگر دیکھیں تو پہلا "فیه" مذکر کا صیغہ ہے اور "فیھا" مونث کے لیے ہے۔۔۔)

تنقید:

1۔ پہلی بات: یہاں "فیه" کو تو آپ نے پکڑ لیا، پر اس سے پہلے اور بعد میں متعدد آیات، جس میں صرف و صرف مونث کے صیغے استعمال ہوئے۔۔۔ وہ قابل اعتناء کیوں نہیں ہوتے۔۔۔ ہم وہ ہزاروں مونث کے صیغے چھوڑدیتے۔۔۔ اور ایک "فیه" کو پکڑ کر بولتے۔۔۔ وہ مذکر بھی تھیں۔

2۔ دوسری بات: جیسا کہ محمد شیخ نے کہا، یہاں فیه سے ایک خاص عضوا مراد ہے۔ شیخ اس "ایک عضوا" کو اپنے جانب سے ایجاد کرتے۔۔۔ پر اسی منطق سے جسم کے کسی بھی

عضوا کی طرف اشارہ ہوسکتا۔ یعنی جیسا کہ گرامر کے لحاظ سے دنیا کی ہر چیز، ہر زبان میں جدا جدا، مذکر مونث کا پہلو رکھتی ہے۔۔۔ یعنی جیسے رات مونث ہوتی، اور دن مذکر ہوتا۔ اس طرح یہاں بھی (سورہ تحریم میں، جب ہم نے اس میں روح پھونکی تو) "اس میں" سے کوئی بھی جسم کا عضوا مراد ہوسکتا جو عربی میں مذکر ہو۔ (ضروری نہیں کہ اس سے ہم نیا عضوا ایجاد کر کے لائیں جو مرد کے عضوا تناسل سے مشابہ ہو)

3۔ تیسری بات: مذکر مونث کا صیغہ ایک دوسرے کے لیے استعمال کرلینا، اتنا سخت و شدید نہیں ہے۔۔۔ خصوصاً مذکر کا صیغہ مونث کے اوپر۔۔۔ کیونکہ دنیا میں مرد حکمران ہے۔ Paternity Law چلتا۔ اس لیے ہرجگہ عموماً مرد کا صیغہ زیادہ استعمال ہوتا۔ اس لیے مونث کے لیے اگر مذکر کا صیغہ استعمال کرلینا، اتنا عجیب و غریب نہیں۔

چند عورتوں کو اگر "السلام علیکم" اگر بول دیا جائے تو ان کی جنس بدل نہیں جائیگی۔ (ٹیکنیکلی "السلام علیکن" بولنا چاہیے)

4۔ قرآن میں بہت سے مثالیں ہیں جن کو "حروف زائد" کہتے ہیں۔ اگرچہ یہ حروف علماء کے نزیک زیر بحث رہتے ہیں۔۔۔ کیونکہ انکی Exact Meaning نہیں نکلتی۔ (اسی وجہ سے انہیں حروف زائد کہتے)۔۔۔ پر اس کے باوجود وہ قرآن میں ہیں۔

(میں مثال نہیں دے رہا، کیوں کہ جیسا کہ کہا، مختلف علماء کے نزدیک مختلف بات ہوگی، ہوسکتا آپ کے نزدیک اس کی کوئی معنیٰ ہو۔ پر یہ بات تو کنفرم ہے کہ علماء کے نزدیک "حروف زائد" کی اصطلاح پائی جاتی۔)

5۔ آخر میں یہ بات بھی یاد رہے۔۔ قرآن کا ایک ورژن نہیں۔ کئی ورژن ہیں۔

کوفی ورژن، حجازی، مصری، بصری، مکی ورژن وغیرہ۔۔

ابھی بھی دنیا کہ مختلف خطوں میں مختلف ورژن چل رہے۔۔ اگرچہ زیادہ تر مشہور کوفی ورژن ہے۔۔ اور یاد رہے، ان سب ورژن میں تھوڑا بہت الفاظوں کافرق ہے۔۔۔ اور آیتوں کی تعداد میں بھی فرق ہے۔ اور یہ فرق کیوں ہے، واللہ اعلم۔۔ پر شروع شروع میں جب قرآن لکھا گیا تو وہ بغیرا اعراب اور بغیر نقطوں کے لکھا جاتا تھا۔۔۔ اس لیے "یفعل" اور "تفعل" کو ایک ہی طرح سے لکھا جائیگا۔۔۔ اور اسی طرح کا فرق ہے، مختلف قرآن کے ورژن میں ۔۔ حالانکہ یفعل ضمیر غائب ہے، اور تفعل ضمیر مخاطب۔۔۔

اس لیے یہاں بھی "فیہ" اور "فیھا" اتنا بڑا فرق اور مسئلہ نہیں۔ کہ بیبی مریم علیہ السلام کو hermaphrodite بنانا پڑ جائے۔ (معاذ اللہ)

بندوں کو شرم بھی نہیں آتی بولنے میں۔ کوئی اپنی ماں کے بارے میں بھی نہیں بول سکتا کہ اس میں مردانہ اور زنانہ دونوں جنسی اعضاء ہیں۔ پر مقدس ہستیوں کے بارے میں (اپنی کوئی نئیں ایجاد لانے کے چکر میں) ہچکچاتے بھی نہیں۔

محمد شیخ بول رہے۔۔۔ اندر ہی اندر تھے۔۔

کہا لکھا ہے، اندر تھے، دکھاؤ قرآن سے۔ جب آپ کے نزدیک ایک چیز ہے، تو پھر اندر یا باہر، یہ بات کہاں سے آئی۔۔۔ بس کہانیاں بنائے جا رہے؟

اگر سائنس کا کسی کو علم نہیں تو سرچ کرلیں۔۔ آسان ہے بہت آج کے دور مٰں۔۔

"جو مکمل ہرموفروڈائیٹ ہوتا، اس میں بیرونی مکمل اعضاء موجود ہوتے۔ جس کی مثال snail 🐌 ہے۔

اگر بات قرآن میں آئے گی تو ہم سب سے پہلے "مکمل" ہی اخذ کریں گے۔۔ جب تک کوئی آیت اس کو واضح کرے کہ مکمل نہیں تھا partial تھا۔۔۔ (یہ مکمل اور پارشل کی بات ہی نہیں ہوتی، جب وہ بات قرآن میں ہے ہی نہیں۔)

...

بہرحال یہ محمد شیخ کی بات توہینِ بیبی مریم ہے۔۔۔ "بس کہانیاں بنائے جا رہے" جب قرآن واضح کہہ رہا، "وہ لڑکی تھی"۔۔۔ تو پھر بات ہی ختم۔۔۔ وہ لڑکی تھی۔۔۔ وہ لڑکی تھی۔

ایک اور دلیل - بغیا

ایک اور دلیل سورہ مریم ہی سے:

قَالَتۡ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ وَّلَمۡ اَكُ بَغِيًّا ‏ ٢٠

اس آیت میں لفظ "بغیا" بھی مذکا کا صیغه ہے، مونث ہوتا تو "بغیة" آتا۔۔

اس معاملے میں حافظ احمد یار کی کمنڑی سنی جا سکتی۔۔ وہ لفظوں ہی کی مناسبت سے تفسیر کرتے۔ ("ذکر مونث دونوں پر استعمال ہوجات اہے، اس لیے بغیة کہنے کی ضرورت نہیں ہے")

میرے حساب سے سورہ مریم کا شروعاتی پارٹ۔۔۔ کی ہر آیت میں اس طرح rhyme کرتی۔۔

جیسے۔۔ حیا، شرقیا، سویا، تقیا، زکیا۔۔۔ اس لیے یہاں بھی "بغیا" اُس rhyme کی مناسبت سے ہے۔۔۔ (اس لیے قرآن کی رو سے۔۔ یه اتنی بڑی بات نہیں، که بغیا مذکر کا ہے، تو مونث کے لیے استعمال نہیں ہوسکتا۔۔۔) بلکه یه آیت دلیل بن جاتی۔۔ که قرآن کی سنت یه ہے که مونث کے لیے مذکر کا صیغه استعمال ہوسکتا۔۔۔ اس لیے۔ (سورہ تحریم میں "فیه" کیوں آیا۔۔۔ وہ بات بھی سمجھ میں آجاتی۔)

اور حقیقت تو یه ہے که حافظ احمد یار نے اس آیت که اس لفظ "فیه" کو اپنے ایک جملے میں ہی کلیئر کر دیا که۔۔۔ اس فیه میں "ہ" کی ضمیر بیبی مریم کے لیے نہیں بلکه "فرجها" کی طرف ہے۔

اور اسی سورہ (تحریم) کی شروع کی آیتوں میں بھی وہ ایک اور بات بولتے که، قرآن کے بہت سارے الفاظ "محاورةً" بولے جاتے۔ ہر جگه نحو (گرامر) ضروری نہیں که استعمال ہو۔

Parthenogenesis

آپ Hermaphrodite کی بیہودہ مثال کسی مقدس ہستی پر دینے کے بجائے۔۔۔

اگر "Parthenogenesis" کی مثال دیتے تو زیادہ بہتر تھا۔۔۔

یہ بھی ایک سائنٹیفک ٹرم ہے، اور اس کی بھی دنیا میں کئی مثالیں موجود ہیں۔

پارتھینوجینسس کا لفظی مطلب ہے۔۔ Virgin Creation

[Parthenos = Virgin + Genesis = Creation]

پودوں میں کیلے 🍌 کا درخت اور پائن ایپل 🍍 اس کی مثالیں ہیں۔

جانوروں میں چھپکلی کی کچھ اقسام پارتھینوجینیسس ک ذریعے پیدا ہوتی۔

یعنی اس میں مذکر جنس نہیں ہوتی۔

"reproduction from an ovum without fertilization, especially as a normal process in some invertebrates and lower plants "

Azhar Hussain